روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر25-اپریل 2011ء 20جمادی الاوّل 1432 ہجری 25 شہادت1390 ہش جلد 61-96 نمبر93

صبح کے سفر کے لئے دعا

حضرت صخر الغامدیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی یہ دُعا روایت کی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا

ترجمہ: اے اللہ! میری امت کے صبح کے سفروں میں برکت دے۔

(سنن ترمذی کتاب البیوع باب فی التکبیر حدیث نمبر:1133)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بڑی بے انصافی اور سخت تاریکی کے نیچے دبا ہوا خیال ہے کہ اس فیض سے انکار کیا جائے جو محض دعا کی نالی کے ذریعہ سے آتا ہے۔ اور ان پاک نبیوں کی تعلیم کو بنظر استخفاف دیکھا جائے جس کا عملی طور پر نمونہ ان ہی کے زمانہ میں کھل گیا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ان مقدسوں کی بددعا سے ہمیشہ وہ سرکش اور نافرمان ذلیل اور ہلاک ہوتے رہے ہیں جنہوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا کا اثر دیکھو جس کے جوش سے پہاڑ بھی پانی کے نیچے آگئے تھے اور کروڑ ہا انسان ایک دم میں دارالفناء میں پہنچ گئے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بددعا پر غور کرو جس نے فرعون کو اس کے تمام لشکروں کے ساتھ ہلاک کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا کی قوت اور اثر کو سوچو جس کے ذریعہ سے یہودیوں کا استیصال رومی سلطنت کے ہاتھ سے ہوا۔ پھر ہمارے سید و مولیٰ کی بددعا میں ذرا فکر کرو کہ کیونکر اس بددعا کے بعد شریر ظالموں کا انجام ہوا۔

اب کیا یہ تسلی بخش ثبوت نہیں ہے کہ قدیم سے خدا تعالیٰ کا ایک روحانی قانون قدرت ہے کہ دعا پر حضرت احدیت کی توجہ جوش مارتی ہے اور سکینت اور اطمینان اور حقیقی خوشحالی ملتی ہے اگر ہم ایک مقصد کی طلب میں غلطی پر نہ ہوں تو وہی مقصد مل جاتا ہے اور اگر ہم اس خطاکار بچہ کی طرح جو اپنی ماں سے سانپ یا آگ کا ٹکڑہ مانگتا ہے اپنی دعا اور سوال میں غلطی پر ہوں تو خدا تعالیٰ وہ چیز جو ہمارے لئے بہتر ہو عطا کرتا ہے اور بایں ہمہ دونوں صورتوں میں ہمارے ایمان کو بھی ترقی دیتا ہے کیونکہ ہم دعا کے ذریعہ سے پیش از وقت خدا تعالیٰ سے علم پاتے ہیں اور ایسا یقین بڑھتا ہے کہ گویا ہم اپنے خدا کو دیکھ لیتے ہیں اور دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے کہ ابتداء سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا برابر چلا آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت وجلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے۔ اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد14 ص 238)

سب سے پسندیدہ عمل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنا''۔

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد والسیر)

پھر ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں؟ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ان اوّل مایحاسب بہ العبد)

(خطبات مسرور جلد5 صفحہ 149)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مقابلہ مقالہ نویسی 2011ء

(زیر اہتمام انصاراللہ پاکستان)

ناصرات الاحمدیہ پاکستان کیلئے بعنوان ''احمدی بچی کے اوصاف'' مقابلہ مقالہ نویسی ہے۔ مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بل سونے سے منع فرمایا ہے

اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی بیماری کے متعلق جدید تحقیقات

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

آنحضرت ﷺ نے روزمرہ زندگی اور نشست و برخاست کے بارے میں کئی ہدایات دی ہیں۔ ہم کھانا کس طریق پر کھائیں؟ ہمیں پانی کس طرح پینا چاہئے؟ ہمیں بات چیت میں کس چیز کا دھیان رکھنا چاہئے؟ ہمیں گھر میں کس طریق پر داخل ہونا ہے؟ بازار میں کھڑے ہونے کے آداب کیا ہیں؟ ہمیں کس طرح کے کپڑے پہننے ہیں؟ ان جیسے اور کئی موضوعات پر احادیث نبویہ ﷺ میں بہت سی ہدایات مذکور ہیں۔ ایک عقیدت مند ان پر اپنی عقیدت کی وجہ سے عمل کرتا ہے اور ان باتوں پر عمل کرنے کو باعثِ ثواب جانتا ہے اور بعض دفعہ جلد باز معترض یہ اعتراض اُٹھاتا ہے کہ اس طریق پر ہر چیز میں مداخلت کی گئی ہے۔

جب انسانی علم نے ترقی کی اور وہ سائنسی حقائق انسان کے علم میں آنے لگے جن سے پہلے انسان بالکل بے خبر تھا تو اس قسم کی بہت سی احادیث کی وہ حکمتیں سامنے آنے لگیں جو پہلے انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھیں۔ ہم ان میں سے صرف ایک حدیث کی صرف ایک سائنسی حکمت کا ذکر یہاں پر کریں گے۔ سب سے پہلے ہم اس موضوع پر احادیثِ نبویہ کا یہاں پر ذکر کرتے ہیں۔ ان احادیث میں الٹا ہوکر سونے کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔

جامع ترمذی میں یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

’حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا پایا تو فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔‘

(جامع ترمذی ابواب الاستیذان والاداب۔ باب ما جاء فی کراھیة الاضطجاع علی البطن۔)

اسی طرح سنن ابنِ ماجہ میں یہ روایت درج ہے۔

’حضرت طخفہ غفاریؓ سے ان کے بیٹے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حالت میں پایا کہ وہ مسجد میں اپنے پیٹ کے بل سو رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے پاؤں سے ہلایا اور فرمایا کہ اس طرح سونے کو اللہ تعالیٰ نا پسند کرتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الآداب)

اور حضرت طخفہ غفاریؓ سے اس مضمون کی روایت مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے جس میں یہ تفصیل درج ہے کہ اس موقع پر ایک گروہ مدینہ آیا ہوا تھا۔ اس گروہ میں کچھ مساکین بھی شامل تھے اور رسول کریم ﷺ نے اس گروہ کی مہمان نوازی فرمائی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ جب نماز کے وقت ان لوگوں کو جگانے لگے تو حضرت طخفہؓ کو اس حالت میں سویا ہوا پایا۔

(مسند امام احمد بن حنبل۔ جلد 5 ص 426 ۔ناشر المکتبہ الاسلامی بیروت)

سوتے وقت انسان کی پوزیشن کا صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟ جب سائنسی ترقی کا دور شروع ہوا تو اس موضوع پر کچھ زیادہ سائنسی تحقیق نہیں ہوئی۔ گزشتہ ایک دو دہائیوں سے اس طرف تحقیق کا رخ ماضی کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ ایک بیماری SIDS یعنی Sudden Infant Death Syndrome کا پریشان کن زیادہ اموات کا باعث بننا تھا۔ یہ مسئلہ موجود تو پہلے بھی ہو گا لیکن جب طبی اعداد و شمار منظّم انداز میں جمع ہونے لگے تو اس بیماری کی طرف محققین کو زیادہ توجہ دینی پڑی۔

اس بیماری میں ایک سال سے کم عمر بچے کی سونے کے دوران اچانک موت ہو جاتی ہے۔ اس سے پہلے بچہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہوتا ہے۔ اور ٹھیک ٹھاک نیند کی آغوش میں جاتا ہے۔ اور پھر رات کو یا صبح کے وقت مردہ حالت میں پایا جاتا ہے۔ اور پوسٹ مارٹم ہونے پر Autopsy Report میں بھی اس کی موت کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور جب معلوم بیماریوں کے موجود ہونے کے کوئی شواہد نظر نہیں آتے تو پھر یہ تشخیص کی جاتی ہے کہ اس بچے کی موت کا سبب SIDS تھی۔

1992ء کے سال کے دوران صرف امریکہ میں 4 ہزار 8 سو سے زائد ایک سال سے کم عمر بچے اس وجہ سے موت کا شکار ہوئے۔ ان اعداد و شمار کی وجہ سے سائنسدانوں کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ اس پر زیادہ سنجیدگی سے تحقیق کی جائے اور ان وجوہات اور خطرات کی نشاندہی کی جائے جس وجہ سے بچے SIDS کا شکار ہوتے ہیں۔ جب مختلف پہلوؤں سے اعداد و شمار کا تجزیہ کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ جو بچے الٹا ہو کر یعنی پیٹ کے بل سوتے تھے ان میں اس بیماری کا شکار ہونے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔

جب اس تحقیق کے نتیجہ میں یہ مہم چلائی گئی کہ ماؤں کو اس بات سے مطلع کیا جائے کہ وہ اس عمر کے بچوں کو الٹا نہ سلائیں تو اس بیماری سے اموات کی شرح میں خاطر خواہ کمی ہوئی۔ اس مہم کا نام Back to Sleep ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے 1992ء میں اس بیماری کی وجہ سے امریکہ میں 4 ہزار 8 سو سے زائد بچے اس بیماری کا شکار ہوئے تھے۔ اور 2004ء میں امریکہ میں اس بیماری کا شکار ہونے والے بچوں کی تعداد کم ہو کر 2 ہزار 200 رہ گئی۔ اور دوسرے ممالک میں بھی ان اقدامات کی وجہ سے اس بیماری میں واضح کمی آئی۔ اس تحقیق سے پیٹ کے بل سونے کے نقصانات واضح ہو کر سامنے آ گئے۔ گزشتہ چند دہائیوں سے اس میدان میں سائنسدانوں کی دلچسپی بڑھنی شروع ہوئی کہ مختلف پوزیشنوں میں سونے کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں اور صرف بچوں میں ہی نہیں بلکہ بڑی عمر کے لوگوں میں بھی اس قسم کی تحقیقات آگے بڑھنی لگیں۔

یہ تحقیق بھی سامنے آئی کہ ایک سال سے کم عمر بچے جب پیٹ کے بل سوتے ہیں تو سیدھا سونے کی نسبت ان کی نیند زیادہ گہری ہوتی ہے اور وہ نسبتاً کم مرتبہ نیند سے بیدار ہوتے ہیں۔ اور پیٹ کے بل سوتے ہوئے ان کی دل کی دھڑکن نسبتاً زیادہ تیز ہوتی ہے۔

(A Kahn et al. Prone or Supine Body Psition and sleep charecterstics in Infants. Pediatrics 1993;91;1112-1115)

حال ہی میں آسٹریلیا میں اس طرح کی ایک اور دلچسپ تحقیق ہوئی۔ اس تحقیق میں بچوں کو مختلف پوزیشنوں میں لٹا کر یہ جائزہ لیا گیا کہ پوزیشن کا دماغ کو آکسیجن مہیا ہونے پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے دماغ کا Tissue Oxygen Index ماپا۔ اس تحقیق کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ اگر بچہ الٹا سوئے تو اس پوزیشن میں اس کے دماغ کو آکسیجن کی سپلائی نسبتاً کم ہوتی ہے۔ یہ تحقیق ابھی ابتدائی سطح پر ہے۔ الٹا ہو کر سونے سے دماغ کو جو آکسیجن کی کمی ہوتی ہے اس کے طویل مدت میں دماغ پر کیا اثرات ہو سکتے ہیں، اس سوال کا جواب مستقبل میں ہونے والی تحقیق دے گی۔

(Flora Y. Wong et al. Cerebral Oxygenation is depressed During Sleep in Healthy Term Infants When they Sleep Prone.Pediatrics 2011; 127; e 558-e 565)

جلسہ یوم مسیح موعود

(مجلس نابینا ربوہ)

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نابینا ربوہ کو مورخہ 2/اپریل 2011ء کو بلائنڈ سیکشن خلافت لائبریری ربوہ میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد الیاس اکبر صاحب سیکرٹری اشاعت مجلس نابینا ربوہ اور مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے۔ آمین

جلسہ یوم مسیح موعود

مکرم عمران رشید صاحب معلم سلسلہ وقف جدید احمد آباد سٹیٹ ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 24 مارچ 2011ء کو احمد آباد سٹیٹ ضلع عمر کوٹ، مورخہ 25 مارچ 2011ء کو بعد نماز جمعہ جماعت شریف آباد ضلع عمر کوٹ اور مورخہ 27 مارچ 2011ء کو گوٹھ غلام حیدر ضلع عمر کوٹ میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ تینوں جگہوں پر تلاوت اور نظم کے بعد تین تین تقاریر یوم مسیح موعود اور 23 مارچ کے حوالے سے ہوئیں۔ تینوں جلسوں کی صدارت صدران جماعت نے کی۔ مشترکہ حاضری 111 رہی۔ دعا کے ساتھ اختتام کروایا گیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم مظفر احمد درانی صاحب

تقویٰ ہر فتنہ سے بچاتا ہے

تقویٰ انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ اور ہر فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے

تقویٰ ہی ہے جو ہمارے اعمال کی سچائی جانچنے کا معیار ہے اور تقویٰ ہی ہے جو ہمیں ہر فتنہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی اور تقویٰ اللہ کے فقدان کے نتیجہ میں ہی فتنے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم وہی کچھ نہ کرو جس کا ہم نے حکم دیا ہے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد پیدا ہو جائے گا۔ (سورۃ الانفال:74)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی اور اطاعت کے جذبہ کا نام ہی تقویٰ ہے۔ چنانچہ تقویٰ اللہ کی کمی ہی فتنہ کا موجب ہے اور تقویٰ اللہ ہی ایسے فتنوں سے نکال سکتا ہے۔

حصن قلعہ کو کہتے ہیں، اسی مادہ سے صفت مشبّہ حصین بنا کر قلعہ کی صفت کے طور پر مضبوط و محفوظ کے معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔ پس حصن حصین کے معنی بہت ہی مضبوط قلعہ کے ہیں۔ چونکہ انسانی زندگی مختلف قسم کے فتنوں میں گھری ہوئی ہے، جن سے محفوظ رہنے کا بہت ہی اعلیٰ ذریعہ تقویٰ اللہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں اور اصلاح کریں ان کو (آئندہ کے لئے) کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ وہ (ماضی کی کسی بات پر) غمگین ہوں گے۔ (سورۃ الاعراف:36) خواہ کوئی فتنہ کسی ماضی کی بات سے تعلق رکھتا ہو یا آئندہ پیدا ہونے والا ہو، تقویٰ ہی اس کے لئے حصن حصین کا کام دیتا ہے۔ اسی مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کیلئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔ مثلاً سوچ کر دیکھو کہ اس زمانہ کے معاند (۔) نے ہماری تکفیر اور تکذیب کے خیال کو بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے کس حد تک پہنچا دیا ہے کہ اب ہم ان کی نظر میں اپنے کفر کے لحاظ سے عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی بدتر ہیں۔ کیا ایک متقی جو واقعی طور پر شکوک کی پیروی سے اپنے دل کو روکتا ہے وہ ان بلاؤں میں پھنس سکتا ہے؟ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہوتی تو میرے مقابل پر وہ طریق اختیار کرتے جو قدیم سے حق کے طالبوں کا طریق ہے۔"

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد 14 ص 342)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے۔ کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے، ریاء پیدا ہو سکتا ہے، عُجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے (مذکورہ بالا اقتباس والا۔ ناقل) وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ دخان: آیت 52 میں فرماتا ہے: (-) کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں، تو یہی وہ حصن حصین ہے۔ یہی امین کے معنی ہیں جو حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقویٰ پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقویٰ پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے۔ وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے اور ایسا شخص مقام امین میں نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس قرآن کریم نے ہی تقویٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے حصن حصین کا تخیل پیش کیا ہے کہ سوائے تقویٰ کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقویٰ کے دروازے کے۔"

(خطبات ناصر جلد دوم ص 67)

ذیل میں چند فتنوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جو تقویٰ اللہ سے محرومی کے باعث ہماری زندگیوں کی خرابی، بدامنی اور فساد کا موجب بنتے ہیں، اگر ہم تقویٰ اللہ پر قدم ماریں تو تقویٰ ہی ہمیں ایسے فتنوں سے محفوظ کر سکتا ہے۔

انفرادی فتنے

انفرادی فتنوں کی سب سے بڑی وجہ یہ ہوتی ہے: اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کہ میں دوسروں سے بہتر ہوں۔ اسی کا نام تکبر و غرور اور عجب و پندار ہے۔ یعنی ہر ایک سے اپنے آپ کو بہتر اور اچھا سمجھنا اور انانیت کی بلندیوں میں پرواز کرنا اور کسی دوسرے کو خاطر میں نہ لانا، عالم ہو کر جاہلوں کا، امیر ہو کر غریبوں کا، گورا ہو کر کالوں کا، نمازی ہو کر بے نمازیوں کا مذاق اُڑانا اور گاڑی والا ہو کر پیدل چلنے والوں پر گرد یا چھینٹے اُڑا کر خوش ہونا، سب ایک فرد کی ذات کے فتنے ہیں۔ جن سے محفوظ رہنے کا ذریعہ تقویٰ ہے۔ یعنی تقویٰ ہی انسان میں یہ شعور پیدا کر سکتا ہے کہ وہ اپنی انانیت کے خول سے باہر نکلے اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا انسان جانے۔ ان کے لئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دلبرداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 12)

مالی فتنے

اموال و جائیداد بھی ایک ایسا چمکتا ہوا انگارہ ہے کہ اس سے بھی انسان کا دل اور پیٹ نہیں بھرتا۔ اس بارے میں جہنم کی طرح انسانی خواہشات بھی ھَلْ مِنْ مَّزِیْد، یعنی کیا کچھ اور بھی ہے، کی جستجو میں رہتی ہیں۔ ایک طرف راتوں رات ارب پتی بننے کے خواب دیکھے جاتے ہیں، تو دوسری طرف دوسروں کے اموال دیکھ کر انسان حسد کی آگ میں جلتا ہے۔ اور اسی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر طرح کے شب خون مارنے پر مجبور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں لڑائی، جھگڑے، فساد اور مقدمات کے فتنوں میں پھنستا چلا جاتا ہے۔ مالی حسد کی آگ ایسی چیز ہے جو بجھنے یا ٹھنڈا پڑنے کی بجائے بھڑکتی اور پھیلتی ہی چلی جاتی ہے۔ پس مالی فتنوں سے محفوظ رکھنے کا حصن حصین بھی تقویٰ ہی ہے۔ کیونکہ تقویٰ ہی اسے قناعت اور ایثار سکھاتا ہے، تقویٰ ہی اسے حسد سے بچنے کا درس دیتا ہے، تقویٰ ہی اسے مالِ ناجائز کو ہڑپ کرنے اور دوسروں کے اموال پر قبضہ کرنے کے لئے مقدمہ بازی سے روکتا ہے، تقویٰ ہی اسے سکھاتا ہے کہ اگر معاشرہ میں عزت و احترام اور مقبولیت کا مقام پانا چاہتے ہو تو دوسروں کے مال پر للچائی ہوئی نظر نہ رکھو۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے، نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے، نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر اک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے، آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 13)

پھر جس کو مال دیا جاتا ہے وہ اسے خدا کا فضل سمجھنے کی بجائے اپنے علم اور زور بازو کا نتیجہ سمجھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ سب کچھ اللہ کی عطا ہے جو کہ ایک آزمائش اور فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان جس مال و متاع پر فخر و غرور کر رہا ہوتا ہے وہ تو اس کے لئے ایک فتنے کا موجب ہے۔ (سورۃ الزمر آیت: 50) لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں اور اس فتنہ سے نکالنے والی چیز بھی تقویٰ ہی ہے۔ کیونکہ جب حصول مال پر خدا کے شکر کا جذبہ پیدا ہوگا تو اس کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی بھی پیدا ہوگی۔ اس طرح مخلوق خدا کیلئے محض للہ خرچ کیا ہوا مال جو تقویٰ کی علامت ہے، اس فتنہ سے کامیابی سے نکلنے کا ذریعہ ہوگا۔

اہل و عیال کا فتنہ

انسان اپنی فیملی اور بچوں کی ضروریات پوری کرنے کے تمام جتن کرتا ہے کیونکہ یہ اس کی ذمہ داری ہے۔ جب انسانی خواہشات اور بیوی بچوں کے مطالبات بڑھ جاتے ہیں تو انسان بچوں کی محبت سے مجبور ہو کر ناجائز کاموں پر اُتر آتا ہے اور احکام شریعت کو توڑتا ہے۔ بچوں کی محبت و خیر خواہی کے نام پر انہیں نماز، روزے کا پابند نہیں کرتا، جس سے اور فتنہ کے دروازے کھلتے ہیں۔ بیوی بچوں کی ناجائز طرف داری کی بنا پر پڑوسیوں اور اہل محلہ

سے لڑائی جھگڑوں کا آغاز ہوتا ہے، یہ بھی ایک خاندانی فتنہ ہے۔ بچوں کی اچھی تربیت سے غافل ہوکران کی عادات کو بگڑنے دینا بھی ایک فتنہ کا موجب ہے۔ ان تمام فتنوں سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان تقویٰ کے تقاضے پورے کرے۔ یعنی عدل وانصاف اور اعتدال کا خیال رکھے اور اس طرح ان فتنوں سے محفوظ رہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا دونوں فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں ایک فتنہ اور آزمائش کا ذریعہ ہیں۔ (سورۃ التغابن: آیت :16) یعنی مال اور اہل وعیال کے فتنے ہماری زندگی کا حصہ ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ ان کا علاج اور ان سے محفوظ رہنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جتنا ہوسکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کیلئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں، وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

(سورۃ التغابن: آیت 17)

ذات پات کے فتنے

ہندو معاشرہ کے اثر کے تابع ذات پات کا فتنہ بھی بہت بڑی بلا ہے۔ اپنے خاندان اور ذات کو دوسروں سے اعلیٰ اور مقدس جاننا اور دوسروں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا اس فتنے کا موجب بنتا ہے۔ حالانکہ ہم سب ایک خدا کی مخلوق اور ایک باپ کی اولاد ہیں۔ پھر یہ فرق کیسے آیا؟ قرآن کریم کے بیان کے مطابق تو قبائل باہمی تعارف و پہچان کیلئے بنائے گئے تھے، (سورۃ الحجرٰت: 14) نہ کہ عزت وتفاخر کے لئے۔ حالانکہ ساری عزت و تکریم کا مستحق تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اس کے اعلان کے مطابق متقی ہی سب سے زیادہ عزت دار ہے۔ (الحجرٰت: 14) اور یہی اعلان بطور خاص آنحضرت ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ پس اگر ہم تقویٰ کو اپنا شیوہ بنالیں، خدا کی رضا کی جستجو کی خواہش اور اس کی نافرمانی کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کرلیں تو ہم سب اور سارا معاشرہ اس فتنہ سے محفوظ ہوجائیں گے۔ ورنہ یہ ایک ایسا ناسور ہے جو ہمیں تباہ کردے گا۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص معزز نہیں مگر وہی جو متقی ہے۔ وہ لوگ اللہ کا خوف کریں جو لوگوں کو ذلیل سمجھتے ہیں اور دوسروں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں۔ خدا جس کو چاہتا ہے معزز کردیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل بنادیتا ہے۔ سید یا پٹھان یا مغل ہونا خدا کی گرفت سے نہیں بچاسکے گا۔ جیسا کہ یہودیوں کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی نسل سے ہونا خدا کی گرفت سے نہیں بچاسکا۔ خدا کی گرفت سے متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لئے رستگاری ہے، خواہ وہ کسی قوم سے ہوں۔ پس وہ لوگ جو دوسروں کیلئے فتنہ اور ابتلاء کا باعث ہوتے ہیں، وہ جہنم کی آگ سے ڈریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کیلئے یہی سزا مقرر فرمائی ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد پنجم ص 422)

قومی اور ملکی فتنے

وطن کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کی ہر طرح کی خدمت ثواب اور اس کی ترقی کا موجب ہے۔ لیکن پڑوسی ملکوں کے علاقوں کو میلی اور للچائی ہوئی نظر سے دیکھنا، ان کے لئے مشکلات پیدا کرنا، ان کی ترقیات میں بے مقصد رکاوٹیں کھڑی کرنا فتنے پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر تقویٰ اللہ پیش نظر ہوگا، ہم خدا کو حاضر ناظر جانیں گے تو ان فتنوں سے محفوظ رہیں گے۔

پھر کچھ اجتماعی اور آفاقی فتنے ہیں جن میں ساری قوم اور سارا ملک مبتلا ہوجاتا ہے، ان سے بچنے کی راہ بھی تقویٰ ہی ہے۔ جب نفسانفسی کا عالم ہوگا، ہر کوئی اپنی ہی ذات کی سلامتی کی تلاش میں ہوگا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ صرف متقیوں کا ہاتھ ہی پکڑے گا اور ان کو ایسے فتنوں سے نجات دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسے فتنوں سے متقیوں کو تو بچالیں گے اور ظالموں کو اُس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ (سورۃ مریم:73) پس تقویٰ ہی ہے جو ہر فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔

مذہبی فتنے

اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ دنیا ظلم و جور اور فساد سے بھر گئی ہے تو اپنے فرستادہ کو اصلاحِ احوال کے لئے بھجواتا ہے۔ جس کی آمد پر دنیادار مذہبی رہنما اپنی پردہ دری محسوس کرتے اور اپنے ذرائع آمد کو بند ہوتا ہوا دیکھ کر اس کی مخالفت میں مذہب کے نام پر ہی فتنہ شروع کردیتے ہیں اور لوگوں کو اس بات پر اُبھارتے ہیں کہ دیکھو یہ شخص آپ کو آپ کے آباء واجداد کے دین سے پھیرنے کے لئے آیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے آباء غلط اور گمراہ تھے، اس لئے یہ شخص آپ لوگوں کو اس عقیدہ سے ہٹا کر نیا دین بنانا چاہتا ہے۔ اس بنا پر لوگ غیرت میں آکر مذہبی فتنے پیدا کرتے ہیں۔ اور اس فرستادہ کی جان تک کے دشمن اور خون کے پیاسے بن جاتے ہیں۔ اور اس کے متبعین کا سوشل بائیکاٹ کرتے اور ہر طرح کی ایذاءرسانی سے کام لیتے ہیں۔ کہ اگر ان میں ذرہ بھی تقویٰ ہوتا تو وہ اس طرح تکذیب وتکفیر کی راہ اختیار نہ کرتے۔ لیکن اللہ کے فرستادہ کو تو حق تعالیٰ سے تقویٰ عطا ہوتا ہے اور اس کی قوت قدسیہ سے اس کے متبعین بھی تقویٰ سے مزین ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اس طرح کے فتنوں سے محفوظ رہتے ہیں بلکہ تقویٰ کے حصن حصین میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ان کے مخالفانہ فتنے تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (سورۃ آل عمران آیت :121) پس دشمنان دین اور مخالفین حق کی مخالفت، دشمنی، بداردے اور چالیں، خطرناک منصوبے اور مکر تقویٰ کے حصن حصین پر اثر انداز نہیں ہوسکتے۔ بلکہ اگر دشمن عددی طاقت اور ظاہری قوت کے گھمنڈ میں بھی ہو اور اپنے مکر وفریب سے متقین پر اچانک بھی حملہ آور ہوجائے اور یکدم چڑھائی کردے تو بھی متقین تقویٰ ہی کے حصن حصین میں پناہ لیتے ہیں جبکہ رب المتقین اپنے پیاروں کی مدد کیلئے ہزاروں حملہ کرنے والے فرشتوں کو بھیج دیتا ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت :126) پس مذہبی فتنے کا ازالہ تو بدرجہ اولیٰ تقویٰ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

’’تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے، ان سے دنگہ فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کردکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہوکر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتادیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہوکر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ مجھے گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کردو، تم اس کا فیصلہ نہیں کرسکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو، تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 ص 157)

شیطانی فتنے

شیطان روز اوّل سے انسان کا دشمن ہے۔ اور اس کے لئے فتنوں کے دروازے تلاش کرکر کے کھولتا رہتا ہے اور اسے مختلف بہکاووں اور فتنہ و فساد میں ڈالے رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شیطان ان لوگوں کے دلوں میں فتنہ ڈالتا ہے جن کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے۔ (سورۃ الحج: 54) اور ایسا سلوک شیطان اپنے دوستوں کے ساتھ ہی کرتا ہے اور انہیں خدا اور خدا کے احکامات سے دور رکھتا اور انہیں ورغلاتا رہتا ہے۔ اس فتنہ سے بچنے کا ذریعہ بھی یہی ہے کہ انسان شیطان کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دے اور اسے دھتکار کر رکھے۔ اپنے مولیٰ سے تعلق بڑھائے اور اس کے تمام احکامات کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ قبول کرے اور تقویٰ کی باریک راہوں کی پابندی کرے۔ شیطان کے حملوں اور اس کے پیدا کردہ فتنوں سے بچنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

’’انسان کا شیطان اس پر دوطرفہ حملہ کرتا ہے۔ اس کا ایک حملہ تو اس رنگ میں ہوتا ہے کہ وہ انسان کو جھوٹے وعدے دے کر بدیوں اور برائیوں اور گناہوں کی طرف بلاتا ہے اور دوسرا حملہ اس کا یہ ہے کہ وہ نیکیوں سے روکتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو خدا کے بندوں پر مسدود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تقویٰ کے معنی یہ ہیں کہ ان ہر دوحملوں سے حفاظت کے لئے اور خود کو بچانے کے لئے انسان خدا تعالیٰ کی پناہ ڈھونڈے۔ یہ بھی کہ شیطان کا وار کہ وہ انسان کو گناہ پر، بدی پر، دوسروں کو دُکھ پہنچانے پر جو اُکساتا ہے خدا تعالیٰ مدد کو آئے اور ڈھال بنے۔ اور شیطان کے اس قسم کے حملوں میں شیطان ناکام ہو اور خدا تعالیٰ کی ڈھال اس کے نیک بندے کو شیطانی حملوں سے محفوظ کردے۔ اور پھر دوسری طرف سے شیطان یہ حملہ کرتا ہے کہ انسان نیکیاں نہ کرے یا نیکیوں میں سستی دکھائے یعنی جتنی نیکی کرسکتا ہے اُتنی نہ کرے۔ اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے ماتحت اچھے اخلاق اس میں پیدا نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اس پر نہ چڑھے، ہر انسان کے شیطان کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ چنانچہ اس محاذ پر خدا تعالیٰ کو ڈھال بنانے کا یہ مطلب ہے کہ اے خدا! تیری راہ میں قدم بڑھانے کے راستے میں شیطان جو روک ڈالے، نیکیوں سے روکے، حُسنِ سلوک سے روکے انسان تیری رحمت اور رضا کے حصول کے لئے تیرے ساتھ صدق وصفا کا جو تعلق پیدا کرتا ہے اس کے رستے میں روک بنے، تیرے بندوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا جو حکم دیا گیا ہے اس کے رستے میں وہ روک بنے۔ غرضیکہ ہر قسم کی نیکیوں کی راہوں میں جو شیطان روک بنے، ہمیں اس کے حملوں سے بچا اور خود ہمارے لئے ڈھال بن جا۔ تقویٰ کے یہ دونوں معنی ہیں۔‘‘

(خطبات ناصر جلد 7 ص 88,87)

اندھیروں کے فتنے

اندھیروں کے فتنے بھی بڑے خطرناک اور بھیانک ہوا کرتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اندھیرا کرنے والوں سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے۔ (سورۃ الفلق آیت:4) دینی و دنیوی اندھیروں میں انسان روحانی و مادی طور پر غیر محفوظ ہوتا ہے۔ اور کئی طرح کے فتنوں میں گرنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے متقیوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کے لئے ایک نور کا وعدہ فرمایا ہے۔ (سورۃ الحدید آیت 29) جو ان کو اندھیرے کے فتنوں سے سلامت رکھے گا۔ مذکورہ بالا آیت کے حوالہ سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود متقیوں کو اندھیروں سے بچا کر روشنیوں کی طرف لے جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں اور تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 ص178,177)

بدعملیوں کے فتنے

انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے بعض اوقات کوتاہی، غفلت اور لاپرواہی سے یا غیر ارادی بدعملی کے فتنوں سے خدا کے قہر کا نشانہ بن سکتا ہے۔ لیکن اس کے دل کا تقویٰ اس کے کام آجاتا اور اسے محفوظ رکھتا ہے، کیونکہ بدعملی کی نہ اس کی نیت تھی نہ اس پر دوام کا ارادہ تھا، صرف ایک غفلت کی کیفیت کے نتیجہ میں فتنہ میں مبتلا ہوا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسی مضمون کی وضاحت میں فرماتے ہیں:۔

’’انسان کی سلامتی کیلئے یعنی خدا کی ناراضگی سے محفوظ رہنے کیلئے اور غفلت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے قہر کے وارث ہونے سے بچنے کیلئے تقویٰ تعویذ کا کام دیتا ہے اور حفاظت کرتا ہے اور ہر قسم کے فِتَن اور فسادات سے اور ہر قسم کی بداعمالیوں سے محفوظ رہنے کیلئے تقویٰ ایک مضبوط قلعہ کا کام دیتا ہے۔ جو تقویٰ کی چاردیواری کے اندر داخل ہوگیا وہ اس قسم کے فتنوں اور فسادوں اور بدعملیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے محفوظ ہو گیا اور تقویٰ کی باریک در باریک راہیں ہیں۔ انسان انسان کے لحاظ سے تقویٰ میں فرق ہے۔ بعض انسانوں کی استعدادیں موٹی موٹی ہیں، بعض کی استعدادیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ باریکیوں میں جاتے ہیں اور زیادہ روحانی ترقیات کر سکتے ہیں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی توفیق بھی اور تقویٰ کی باریک راہوں کی شناخت بھی عطا کی۔ تقویٰ کی یہ باریک راہیں ان کی روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوش نما خدوخال ظاہر کرنے والی ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا تقویٰ کی اصل یہ ہے کہ وہ فتنہ وفساد اور ظلم اور نواہی میں مبتلا ہونے کے خطرہ سے حفاظت کا کام دیتا ہے اور جب انسان ہر پہلو سے متقی بن جائے یعنی کسی پہلو سے بھی کوئی گناہ اور گندگی اُس کے قریب نہ آئے تو چونکہ گندگی اور بدصورتی سے اس نے خود کو محفوظ کر لیا اس لئے روحانی طور پر اس کے جو نقوش اور خدّ وخال تھے وہ نمایاں ہو کر سامنے آگئے اور اُبھر آئے۔‘‘

(خطباتِ ناصر جلد پنجم ص739,738)

سلامتی والا انجام

تقویٰ صرف روز مرہ زندگی میں ہی فتنوں سے محفوظ نہیں رکھتا بلکہ موت کی گھڑیوں اور آزمائشوں میں بھی سلامتی کا موجب بن جاتا ہے۔ اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کا گہوارہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے جبکہ تم سلامتی کے حصار میں آچکے ہو اور سلامتی بکھیرنے والے بن چکے ہو۔ (سورۃ آل عمران :103) اس متقی کو تو موت کے وقت بھی سلامتی اور اطمینان وسکون کی نوید سنائی گئی ہے۔ کیا ہی سعادت وخوش بختی کی راہ ہے جو تقویٰ کی راہ ہے۔ خوشا نصیب کہ ہمیں تقویٰ عزیز ہو، تقویٰ پر ہی ہماری زندگی گزرے اور تقویٰ پر ہی ہمیں موت آئے کہ یہی کامیابی کی زندگی اور سلامتی کی موت ہے۔

ا۔ب ناصر

خلافت رابعہ میں لجنہ اماء اللہ کراچی کی اشاعتی خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی راہنمائی اور عمدہ علمی کاوش پر خراج تحسین

قسط دوم آخر

کتاب ’’ریّ الانبیاء‘‘ (انبیاء کی خوشبو) مرتبہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ انبیاء کرام کے مستند حالات پر بطرز سوال جواب لکھی گئی ہے۔

اس کتاب کے متعلق حضور پرنور نے فرمایا ’’ریّ الانبیاء‘‘ نام مشکل ہے انبیاء کی خوشبو بہتر ہوتا۔

اکتوبر 1994ء سے ستمبر 1995 تک ہماری تین کتب شائع ہوئیں ہماری اڑتیسویں (38) کتاب ’’دعائے مستجاب‘‘ ہے جو محترم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب نے مرتب کی ہے۔ مولانا موصوف کا کراچی لجنہ کے اشاعتی منصوبے میں علمی وعملی تعاون بڑا قابل قدر ہے ہماری خوش بختی ہے کہ ہمیں دینی علوم سے بہرہ ور فن تحریر سے آشنا مربی صاحب کا تعاون حاصل رہا جن کتب کی کتابت ربوہ میں ہوئی اُن کی پروف ریڈنگ میں بھی بہت مدد دی۔ آپ کی کتاب خوب مقبول ہوئی۔

13 جولائی 1995ء کو حضور نے تحریر فرمایا۔

’’دعا پر حضرت مصلح موعود کے فرمودات کے علاوہ دیگر بہت سا مواد بھی یکجائی صورت میں جمع ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو بھی جزائے خیر دے اور شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کو بھی بہترین جزا دے‘‘۔

ہمارے شمار میں چالیسویں نمبر پر جو کتاب ہے اس کے متعلق ہماری صدر آپا سلیمہ صاحبہ کا جملہ ہے۔ ’’لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کتب شائع کرنے کی توفیق پا رہی ہے لیکن اتنے بڑے ثمر ملیں گے کبھی سوچا بھی نہ تھا اللہ تعالیٰ کے احسانات پر قربان جانے کو جی چاہتا ہے‘‘۔

یہ کتاب کلام الامام امام الکلام ’’کلام طاہرؒ‘‘ ہے اس کی کہانی چار سال پر محیط ہے۔ پہلے کبھی اتنا بڑا علمی کام نہیں کیا تھا۔ جہالت اور جنون نے مل کر وہ جرأتیں اور حماقتیں کروائیں جن کی حضور پُرنور کو اصلاح کرنی پڑی اور اس طرح وہ زروجواہر ہاتھ لگے جو الگ مضمون میں ’’الہام کلام اُس کا‘‘ میں سجا دیئے۔ اب یہ مضمون کتابی صورت میں چھپ چکا ہے اور حضور کے ارشاد پر کلام طاہر میں شامل ہوگیا ہے۔ مجھ میں تو شکر کرنے کا سلیقہ اور طاقت بھی نہیں۔ ہر قدم پر احسانات کی بارش ہے۔

شعبہ اشاعت کی خادمات کی خوشی وطمانیت کے سامان کئی طرح سے ہوتے۔ ایک دن ملاقات پروگرام میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تعالیٰ بچوں کے پروگرام بنانے کے لئے ہدایات دے رہے تھے۔ آپ کے پاس چند کتب تھیں جن میں سے ایک ایک اُٹھا کر آپ ہدایات دیتے رہے۔ ان میں لجنہ کراچی کی کتاب ’’حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ‘‘ تھی۔ آپ نے فرمایا:

’’حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ‘‘ یہ احمدی خواتین کے لئے میری بعض تقاریر ہیں جو لجنہ میں ہوئی ہیں۔ اُن کے خلاصے ہیں یا مکمل ہیں۔ ابھی دیکھ نہیں سکا۔‘‘

دوسری کتاب ’’مجالس عرفان‘‘ اُٹھا کر آپ نے ٹائٹل دکھاتے ہوئے فرمایا۔

’’مکرم امیر صاحب کراچی چوہدری احمد مختار صاحب کی ہدایت پر (غالباً) لجنہ اماء اللہ کے اہتمام میں میری مجالس عرفان جس کو میں مجلس سوال وجواب کہتا ہوں شائع کی گئی ہیں اور امیر صاحب میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔‘‘

اس کے بعد حضور انور نے ’’بدرگاہ ذی شانؐ‘‘ دکھاتے ہوئے فرمایا۔

پھر بدرگاہ ذی شان خیر الانامؐ ہے اس میں مختلف احمدی شاعروں کا نعتیہ کلام ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں، اس کو بھی بچوں کو سکھا کر نغموں اور ترانوں کی صورت میں اُن کے پروگراموں میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے ’’پیاری مخلوق‘‘ دکھاتے ہوئے فرمایا ’’پیاری مخلوق یہ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کی طرف سے بشریٰ داؤد مرحومہ کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ بہت اچھے رنگ میں بچوں کو کائنات کے متعلق زمین وآسمان زندگی کے متعلق باتیں سمجھائی گئی ہیں‘‘۔

اکتوبر 1995 سے ستمبر 1996 تک شائع ہونے والی کتابوں میں ’’انبیاء کا موعود‘‘ ہے۔ محترمہ صوفیہ اکرم چٹھہ صاحبہ سیکرٹری تعلیم ضلع کراچی نے قندیلیں اور شہناز نعیم صاحبہ نے ’’گھریلو استعمال کی چیزیں بنانے کی ترکیبیں‘‘ لکھی۔

آپا سلیمہ صاحبہ کے ایک مکتوب کے جواب میں حضور پُرنور نے تحریر فرمایا۔

17.8.96

’’آپ کا خط ملا۔ لجنہ کراچی نے جو تین نئی کتابیں شائع کی ہیں وہ بھی ہمیشہ کی طرح ایک نہایت مقبول کوشش ہے۔ امید ہے بہتوں کو اس سے فائدہ پہنچے گا۔ MTA پر بھی ہم ان سے استفادہ کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی

سب ساتھنوں کو ان نیک علمی کاموں کی ایسی دائمی جزا دے جو اس دنیا میں بھی ان کے شامل حال ہو اور آخروی زندگی میں بھی فیض کا موجب بنے۔عزیزہ شہناز نعیم کو خاص طور پر بہت بہت محبت بھرا اسلام۔''

شہناز نعیم کی دعوت الی اللہ کی مساعی کی حضور قدر فرماتے۔

1997 کے جلسہ سالانہ یو کے میں خواتین سے خطاب میں پیارے حضور نے خواتین کی مساعی کو خراج تحسین پیش فرمایا۔ ہماری خوش نصیبی کہ اس میں لجنہ کراچی کا نام بھی شامل تھا۔آپ کے مبارک الفاظ تھے:۔

''اب میں کراچی کی بات کرتا ہوں۔کراچی خدا کے فضل سے غیر معمولی خراج تحسین کی مستحق ہے۔آپا سلیمہ اُن کی صدر ہیں اور بہت نیک دل، دل موہ لینے والی صدر ہیں اور انتظام کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ان کی جو مددگار ہیں بچیاں ان میں ایک فوت ہو چکی ہیں حور جہاں بشریٰ اللہ تعالیٰ ان کو غریقِ رحمت کرے وہ بھی ان کی بہت مدد کیا کرتی تھیں مگر اس وقت امۃ الباری ناصر اور مسز ناصر ملک یہ ان کے بازو ہیں اور اپنے اپنے دائرے میں غیر معمولی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ ان بچیوں کو خصوصاً اشاعتِ کتب میں بہت مہارت حاصل ہے اور امۃ الباری ناصر کے تحت کثرت سے چھوٹے چھوٹے رسائل جو مختلف موضوعات پر اور بہت اچھے رسائل ہیں وہ شائع ہو چکے ہیں اور ہر سال نئے سے نئے شائع ہوتے رہتے ہیں۔''

''احمدیت کا فضائی دور'' از مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل کراچی لجنہ کی ستاون ویں پیشکش ہے۔ پیارے حضور نے پسند فرمائی اور سب خادمات کو دعائیں عطا فرمائیں۔

یکم جولائی 1999ء کو فرمایا:۔

لجنہ کراچی کی ستاون ویں پیشکش انتہائی قابل قدر ہے ماشاء اللہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اس پر میں آپ اور آپ کی معاونات کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی پیار کی نظر رکھے اور ہمت و توفیق بڑھائے اور دین کے کاموں کی جو چاٹ لگ گئی ہے اس میں مزید جِلا بخشے اور بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور کام کے نتائج حیرت انگیز طور پر خوشکن ہوں۔

عزیزہ برکت ناصر صاحبہ، رفیعہ محمد صاحبہ، طیبہ بشیر صاحبہ، طیبہ طاہر اور امۃ الکریم صاحبہ اور جن کے نام آپ سے رہ گئے ہیں لیکن خلوص سے کام کرتی ہیں ان سب کو میری طرف سے شاباش اور محبت بھرا اسلام اور ڈھیروں دعائیں خدا حامی و ناصر ہو۔

اس سال کے اختتام پر ہمیں مساعی کو چار چاند لگنے کی دعا ملی۔ 3 دسمبر 1999ء کو حضور پُر نور نے تحریر فرمایا

''آپ اور آپ کی معاونات ماشاء اللہ بہت اخلاص اور سلیقہ سے کام کر رہی ہیں میں آپ سب کے لئے خدا کے حضور دعا گو ہوں آپ کی مساعی کو چار چاند لگیں اور لوگ فیضیاب ہوں میری طرف سے سب کو سلام۔''

اس کے بعد تین چھوٹی چھوٹی کتابیں حضور انور کی خدمت میں پیش کیں۔

30 ستمبر 2000ء کو حضور نے فرمایا۔

''آپ کی رپورٹ بابت کتب مع نئی کتب ملی، ماشاء اللہ۔ چشمِ بد دور۔ اللّٰھم زد و بارک۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ سب کام کرنے والیوں کو میری طرف سے بہت بہت سلام۔ اللہ ان سب کو جزا عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعاؤں کے سلسلے ہمارے سروں پر رحمت کا سایہ بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے بھی اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ خود کفالت کی برکت نے ہمیں بہت بابرکت کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ حضور نے 2001ء میں لندن میں بیت الحمد کی تعمیر کے چندے کا اعلان کیا۔ ہم سب نے اپنی انچارج محترمہ آپا سلیمہ میر صاحبہ کی اجازت اور خوشنودی سے اس فنڈ میں شعبہ اشاعت کی طرف سے ایک ہزار پونڈ پیش کئے اور اس کے ساتھ دعا کی غرض سے ابتدا سے اس شعبے کی ایک ایک خدمت گزار کا نام بھی تحریر کیا۔ پیارے حضور نے یہ تحفہ قبول فرمایا اور ہمیں بہت دعائیں دیں۔

ہمارے لئے ''درثمین اردو مع فرہنگ'' کی اشاعت بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اور یہ اعزاز حضرت صاحب کے خاص احسانات میں سے ہے۔ درثمین سے انتہائی محبت کی وجہ سے اُس کے غلط تلفظ کو سُن کو کوفت ہوتی۔ خیال آیا کہ دُرثمین کے مشکل الفاظ پر اعراب لگا کر معانی کے ساتھ ایک چھوٹی سی کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ اس منصوبے پر کام کر کے حضور پُر نور کو بھیجا تو آپ نے بڑا حوصلہ افزا جواب دیا فرمایا:۔

''آپ کی رپورٹ محررہ 13.11.90 ملی جزاکم اللہ احسن الجزاء آپ ماشاء اللہ بہت اہم کام کر رہی ہیں اور بہت بڑی خدمت ہے آپ خدا کے فضل سے اس کی اہل بھی ہیں۔

نئی نسلوں کے تلفظ میں تو اتنی غلطیاں ہیں کہ سُن کر دل کڑھتا ہے اور اچھی آوازوں والے بھی غلط تلفظ کی وجہ سے مزا کرکرا کر دیتے ہیں۔ اللہ آپ کی محنت کو پھل لگائے اور لوگ فائدہ اُٹھائیں۔''

اس کے ساتھ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کلام کی بھی کتابت کروائیں۔ دوبارہ لکھوانے میں جب پہلے ایڈیشن کے ساتھ مقابلہ کیا تو معلوم ہوا کہ کتابت در کتابت کی وجہ سے بہت جگہ غلطیاں راہ پا گئی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب کے پہلے پہلے ایڈیشن سے لفظ بلفظ ملا کر درست کتابت کروائی اور اَن گنت دفعہ پروف ریڈنگ کی تا کہ غلطی کا حتی الوسع امکان نہ رہے۔ بہت سے مقامات ایسے تھے جن کے متعلق حضور انور سے دریافت کر کے فیصلہ کرنا تھا۔ ان سب مراحل میں بے حد باریک نظری سے کام کرنے کی وجہ سے کئی سال لگ گئے۔ حضرت اقدس کے کلام میں ڈوبے رہنے کا اپنا ہی لطف ہے۔

اس جدوجہد میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے **من حیث لا یحتسب** دروازے کھلتے رہے جب کہ ایک آزمائش بھی آئی۔ 14 مارچ 1996ء کا حضرت صاحب کا محررہ مکتوب موصول ہوا جس کا مضمون یوں تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب صرف مرکزی ادارے ہی شائع کر سکتے ہیں کسی ذیلی تنظیم یا فرد کو اجازت نہیں۔ اس ارشاد پر عمل ایک امتحان تھا تاہم مولیٰ کریم نے خاکسار کو حوصلہ دیا اور اطاعت میں برکت کے خیال سے سارا کام نظارت اشاعت کے حوالے کر دیا خود دوسری کتابوں میں مصروف ہو گئی۔ آپا سلیمہ میر صاحبہ ان دنوں امریکہ گئی ہوئی تھیں۔ واپس آئیں تو پوچھا درثمین کا کام کہاں تک پہنچا ہے۔ میں نے روداد سنا دی پوچھا تم نے اپیل کی۔ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ اپیل اُس سے کرتے ہیں جسے کچھ علم نہ ہو۔ یہاں اللہ تعالیٰ اور اُس کا پیارا خلیفہ سب جانتے ہیں اس لئے اس خیال سے کہ اسی میں بہتری ہو گی کوئی اپیل نہیں کی۔ مگر شاید میری آنکھوں سے کچھ پڑھ کر آپا سلیمہ صاحبہ نے لکھ دیا ہو گا۔ کچھ عرصے بعد پیارے حضور میرے محسن کا خط موصول ہوا۔

''آپ کو درثمین اردو مع فرہنگ کی اشاعت کی استثنائی صورت میں اجازت ہے۔''

میں کیوں کر گن سکوں تیری عنایات
ترے فضلوں سے پُر ہیں میرے دن رات

1998ء میں خاکسار نے درثمین کی ڈمی تو حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت پائی تھی جولائی 2003ء میں محترم شیخ ادریس صاحب کی مہارت، محترم خالد محمود اعوان صاحب کی دلفریب کتابت اور محترم ہادی علی صاحب کے طغروں سے سج کر جب یہ درثمین زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر دلہن بنی تو پیارے حضور اس دنیا میں نہیں تھے۔

یہ ہے ایک خلیفۂ وقت کی ایک شہر کی ایک ذیلی تنظیم کے ایک شعبے پر لطف و کرم کی بارش کا مختصر احوال

عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فسبحٰن الّذی اخزی الاعادی

اس موقع پر خاکسار اس شعبے کے سب خادمین کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

مکرم عبدالسمیع خاں صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ

مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب کا ذکر خیر

مکرم چوہدری محمد اسلم ناصر صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر جنوری 2011ء کو انتقال کر گئے۔

آپ کا تقرر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں دسمبر 1965ء میں بطور S.E.T ہوا۔ سالہا سال جنرل سائنس کا مضمون باقی مضامین کے علاوہ سکول میں پڑھاتے رہے۔ جنرل سائنس کا مضمون اپنی خداداد قابلیت اور ملکہ کی وجہ سے خوش اسلوبی سے پڑھاتے رہے، حالانکہ میٹرک تک سائنس پڑھے ہوئے تھے۔ قومیائے جانے سے پہلے آپ کو سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں بطور سپرنٹنڈنٹ کام کرنے کا موقع بھی ملا۔ بورڈنگ میں 150، 200 طلباء قیام پذیر ہوتے تھے۔ بڑی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض نبھاتے تھے۔

1985 میں بطور ہیڈ ماسٹر گجرات کے ضلع میں تقرر ہوا۔ وہاں آپ کو جماعتی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1990ء میں گورنمنٹ ہائی سکول ولّہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں تبادلہ کروایا (موجودہ تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ) وہاں آپ نے دس سال کا عرصہ گزارا۔ مخالفت بھی ہوئی۔ بڑے نازک معاملات آئے مگر بڑی حکمت سے سب حالات ٹھیک کئے۔

اعصابی کمزوری آپ کو تھی اور پھر دیگر عوارض بھی لاحق ہو گئے تھے مگر جوانمردی سے اپنے فرائض احسن طریقے سے سرانجام دیتے رہے خلافت سے والہانہ عشق تھا، فخر سے بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجھے جانتے ہیں۔

میرے بیٹے کے ساتھ ایک غیر از جماعت ٹیچر جو کہ آپ کا تعلیم الاسلام ہائی سکول کا شاگرد تھا آپ کو گھر ملنے کیلئے گیا۔ دریافت کیا کہ کیا موجودہ حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس) آپ کے شاگرد ہیں۔ اسلم صاحب نے فوراً کہا ''توبہ! توبہ'' ہماری اُن کے مقابل پر کیا حیثیت ہے۔ ہم تو آپ کے شاگرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو اُنہیں خلافت کی خلعت سے نوازا ہے۔

یہ ایک محبت کا انداز تھا ہر ایک کو خلافت سے محبت ہونی چاہئے آپ نہایت ملنسار جماعت احمدیہ کے خادم تھے اپنے ایک بیٹے تنویر احمد صاحب کو مربی سلسلہ بنایا دوسرے بیٹے ایم ایس سی کرنے کے بعد نصرت جہاں اکیڈمی میں پڑھاتے رہے اب لندن میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین! اولاد کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 21/اپریل 2011ء کو اپنے فضل سے دو توام بیٹیوں سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بیٹیوں کے نام جاذبہ ظفر اور اُسماء ظفر عطا فرمائے ہیں۔ بچیاں مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب مرحوم سابق کاتب الفضل کی پوتیاں اور مکرم سردار احمد شاہد صاحب سابق کارکن دارالضیافت کی نواسیاں ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کو دین اور خلافت احمدیت کی خادمات نیز والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

تبدیلی نام

مکرم سردار احمد شاہد صاحب ولد مکرم غلام حسین صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میں نے اپنا نام سردار احمد سے تبدیل کر کے سردار احمد شاہد صاحب رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

درخواست دعا

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار عرصہ قریباً سوا سات سال سے عارضہ قلب میں مبتلا ہے۔ 4 جنوری 2004ء کے بعد اب خاکسار کو دوسری مرتبہ 4/اپریل 2011ء کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے مگر تکلیف میں آفاقہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے فعال زندگی عطا فرما کر سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔ آمین

اسی طرح میری دو بہت ہی پیاری نواسیاں عزیزہ ماہین قدسیہ اور عزیزہ عائشہ ثمین قدسیہ بھی چند روز سے بیمار ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شیخ مسعود احمد صاحب کریم نگر فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم وقاص احمد مسعود صاحب کو موٹر سائیکل حادثہ کی وجہ سے زخمی حالت میں اتفاق ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ خدا کے فضل سے موصوف کو اب ہوش آ گیا ہے اور طبیعت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے موصوف کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم فضل دادا کھوکھر صاحب ولد مکرم ملک رحمت خان کھوکھر صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات مورخہ یکم اپریل 2011ء کو بعمر 87 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز کھوکھر غربی ضلع گجرات میں مکرم امیر صاحب ضلع گجرات نے پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ خاکسار کے علاوہ تمام اولاد بیرون ملک رہائشی ہیں جو نماز جنازہ میں بروقت پہنچ گئے۔ آپ کے اگلی نسل میں 56 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑپوتے اور پڑنواسے شامل ہیں۔ مرحوم اوائل عمر سے ہی نماز تہجد کے پابند تھے۔ نماز فجر سے قبل ہی کافی حصہ تلاوت قرآن کریم کر لیا کرتے تھے۔ نظام جماعت کی پابندی، خلفاء کرام سے عشق و محبت اور جماعتی عہدیداروں کا ادب و اطاعت طبیعت میں بھرا ہوا تھا۔ دعوت الی اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ خاموش خدمت خلق اور پر تکلف مہمان نوازی بھی آپ کی ذات کے نمایاں پہلو تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 18 سال صدر جماعت کھوکھر غربی رہے اور مالی قربانی میں جماعت کھوکھر غربی کو پاکستان کی چھوٹی جماعتوں میں نمایاں مقام دلوانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے پوتوں میں تین حفاظ قرآن کریم اور دو مربیان سلسلہ ہیں۔ ایک پڑپوتا بھی آپ کی زندگی میں حفظ قرآن شروع کر چکا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ رتبہ عطا فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد موسیٰ صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم مجید احمد خان صاحب دارالبرکات ربوہ کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ 15/اپریل 2011ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئے۔ آپ حضرت حکیم عبدالعزیز خان صاحب ایمن آبادی رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کے نواسے، محترم منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے بیٹے اور مکرم محمد شفیق قیصر صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے 1/9 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ایک لمبا عرصہ محلّہ دارالبرکات ربوہ کے سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بیت المبارک میں بعد نماز جمعہ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی خوبیوں اور بہترین اخلاق کے مالک تھے ہر ایک سے محبت کا تعلق رکھنے والے ملنسار وجود تھے۔ پنجوقتہ نماز نوافل کا التزام کرتے، خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، دینی خدمات میں ہمہ وقت مصروف رہتے۔ محلّہ کا کوئی بھی کام ہو اسے مکمل کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ طبیعت میں نرمی اور باتوں میں اپنائیت ہوتی تھی۔ اپنی اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی۔ آپ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ چار بیٹیاں مکرمہ ماجدہ امجد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا امجد عاطف صاحب، مکرمہ صدف نور صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر نور صاحب لاس اینجلس امریکہ، مکرمہ عطیہ عاطف صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عاطف آصف صاحب ربوہ اور مکرمہ امۃ الناصر رابعہ صاحبہ اہلیہ مکرم احمد صادق صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم مبارک علی صاحب ترکہ مکرم علی محمد صاحب)

مکرم مبارک علی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم علی محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 40/63 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 1 کنال منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مبارک علی صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم ناصر احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم سیف اللہ احسان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

چین پر مانچو قبیلے کی حکومت

25/اپریل 1644ء کو منگ خاندان کے آخری چینی بادشاہ چنگ چانگ نے خودکشی کر لی۔ یہ خودکشی اس شکست کا نتیجہ تھی جو اسے شمال سے آنے والے مانچو قبائل کے ہاتھوں اٹھانا پڑی۔ چنگ چانگ کے ختم ہونے سے چین پر مانچو قبیلے کی حکومت قائم ہو گئی جو 1912ء تک قائم رہی۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ترکہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ)

مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 12/6 دارالصدر ربوہ برقبہ 2 کنال 6 مرلہ 40 مربع فٹ میں سے 5 مرلہ 166 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ ان کے بچوں کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء۔

1۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب (خاوند)
2۔ مکرمہ مبارکہ بشیر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم قدرت اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ حامدہ امتیاز صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم مظفر احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ ساجدہ علیم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کیپسول روح شباب یہ دوا امنگوں کو بڑھاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 مارچ 2011ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت فضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ

مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید اقبال شاہ صاحب مرحوم لندن مورخہ 10 مارچ 2011ء کو تقریباً 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کے والد مکرم شیر محمد قریشی صاحب 1911ء میں جہلم سے کینیا گئے تھے۔ افریقہ قیام کے دوران آپ نے صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ افریقہ اور یوکے دونوں جگہوں پر اپنے حلقہ خواتین میں دعوت الی اللہ کرتیں اور جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا کرتی تھیں۔ آپ کو دونوں جگہ بے شمار بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق ملی۔ انتہائی نیک، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، نرم مزاج اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب سابق امیر یوکے اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ فتح بیگم صاحبہ

مکرمہ فتح بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت علی صاحب مرحوم آف کھاریاں ضلع گجرات مکرمہ فتح بیگم صاحبہ مورخہ 7 فروری 2011ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پا گئیں۔ آپ کے والد حضرت چوہدری اکبر علی صاحب اور نانا حضرت میاں محمد صاحب اور سسر مکرم چوہدری منشی کرم دین صاحب تینوں حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ نیک، غریب پرور، نمازوں کی پابند اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مخلص باوفا خاتون تھیں۔ جب آپ کی شادی ہوئی تو اس وقت سسرال میں چار عمر رسیدہ بزرگ تھے جن کی خندہ پیشانی سے خدمت کرتی رہیں۔ مربیان کا بڑا احترام کرتی تھیں اور ان کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ وکالت تبشیر لندن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ صفیہ خاتون صاحبہ

مکرمہ صفیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش مورخہ 3 مارچ 2011ء کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ نے اپنے درویش خاوند کے ساتھ کم و بیش پچاس سال کا عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ نیک، عبادت گزار اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔

مکرم چوواکی ٹی صاحب

مکرم چوواکی ٹی صاحب آف انڈونیشیا گزشتہ دنوں بیلجیئم میں وفات پا گئے۔ آپ نے 2009ء میں 91 سال کی عمر میں بیعت کی سعادت پائی۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ ان کا والہانہ تعلق تھا۔ جلسہ سالانہ یوکے پر بھی تشریف لائے۔ آپ اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ جماعت کے لوگوں نے اپنے پیار اور محبت سے میرے دل کو جیت لیا ہے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب آف اسلام آباد مورخہ یکم دسمبر 2010ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے نواسے تھے۔ سوئس ایئر میں کام کرتے تھے اور بڑی بااثر شخصیت کے مالک تھے۔ احمدیت کا پیغام پہنچانے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلصین میں سے تھے۔ مقامی قبرستان اور بیت الذکر کی تعمیر میں بھی مالی معاونت کی توفیق پائی۔ غریب پرور، خوش اخلاق، ملنسار اور باوفا انسان تھے۔

مکرمہ عفت تنویر صاحبہ

مکرمہ عفت تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ مورخہ 26 دسمبر 2010ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ نہایت ہمدرد، خوش اخلاق، ملنسار اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ سلسلہ کے کاموں میں بے لوث خدمت کرتی تھیں۔ بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی اور انہیں ہمیشہ ہی جماعت کی اطاعت سکھائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم جری اللہ راشد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی خوشدامنہ تھیں۔

مکرم فقیر محمد صاحب عاصی

مکرم فقیر محمد صاحب عاصی آف گرمولا ورکاں مورخہ 23 نومبر 2010ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے اپنی جماعت میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، نرم مزاج، دھیمی طبیعت کے مالک اور خلافت سے محبت رکھنے والے نہایت مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ طاہرہ نسیم صدیقی صاحبہ

مکرمہ طاہرہ نسیم صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال صدیقی صاحب مرحوم آف ہالینڈ مورخہ 27 فروری 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت شیخ محمد اکبر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ دینی احکامات کی پابند، دعا گو اور مخلص نیک خاتون تھیں۔ آپ میں صبر و برداشت کا وصف بہت نمایاں تھا۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کی دادی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 25 اپریل

طلوع فجر	4:02
طلوع آفتاب	5:27
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:46

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

Govt.Lic#ID.541
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں 31 جولائی تک
قطر ایئرویز اور PIA کی تمام پروازوں پر
خصوصی رعایت
ملکی و غیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Rabwah 047-6211211,6215211 0334-6389399
Islamabad:051-2829706,2871329 0300-5105594
پروپرائیٹر: رفیع احمد

FD-10

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس محنتی لڑکوں کی فوری ضرورت میل نرس کو ترجیح دی جائیگی
رابطہ: مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,0315-67-5199

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ فٹ ریٹ میں لیں
کنیا (معیاری پالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دارہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali